احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

سوموار 7 فروری 2000ء - 29 شوال 1420 ہجری - 7 تبلیغ 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 30

محبت الٰہی کے تقاضے

حضرت عبدالرحمان بن ابی قراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اگر تم اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کرے تو ہمیشہ سچ بولو' امانت ادا کرو اور پڑوسی سے حسن سلوک کرو۔

(مشکوٰۃ باب الشفقہ والرحمہ علی الخلق)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

خداتعالیٰ کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کرکے اس کی فرماں برداری کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کرلینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو۔ بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ ایسی محبت جب خداتعالیٰ سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔

اور مخلوق خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ یہ درجہ سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ احسان میں ایک مادہ خودنمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہو تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کئے لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خودنمائی نہیں ہوتی بلکہ اگر ایک بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے کہ تو اس بچے کو اگر مار بھی ڈالے تو تجھ سے کوئی بازپرس نہ ہوگی تو وہ کبھی یہ بات سننا گوارا نہ کرے گی اور اس بادشاہ کو گالی دے گی۔ حالانکہ اسے علم بھی ہو کہ اس کے جوان ہونے تک میں نے مرجانا ہے مگر پھر بھی محبت ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہیں کرے گی۔ اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہوتا ہے جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اسی کا اشارہ ایتاءِ ذی القربیٰ (النحل :91) میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خداتعالیٰ کے ساتھ ہونی چاہئے۔ نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 460 تا 461)

اللہ کی اطاعت اور مخلوق خدا پر شفقت کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

عدل کے معنی برابری کے ہوتے ہیں یعنی انسان دوسرے سے ایسا سلوک یا معاملہ کرے جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس پر ظلم کیا جاتا ہے تو وہ اتنا بدلہ لے سکتا ہے جتنا ظلم ہوا ہے مگر اس سے زیادہ سختی نہیں کر سکتا۔ اگر اس سے کوئی شخص حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہے تو اس کا بھی فرض ہے کہ کم سے کم اتنا حسن سلوک اس سے کرے۔

اللہ تعالیٰ سے عدل کرنے کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ نیک معاملہ کیا ہے یہ بھی اس کا حق ادا کرے اور اپنے وجود سے اللہ تعالیٰ کے لئے اعتراضات کے مواقع پیدا نہ کرے۔ اسی طرح یہ کہ اس کا حق غیراللہ کو نہ دے اور شرک میں مبتلا نہ ہو کیونکہ شرک کرنا گویا خداتعالیٰ کا حق چھین کر دوسرے کو دینا ہے اور یہ ظلم ہے۔ اسی وجہ سے قرآن

باقی صفحہ 2 پر

انصار اللہ اور وقف جدید

○ خداتعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے نئے مالی سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ للہذا تمام زعماء' زعماء اعلیٰ اور ناظمین کرام سے درخواست ہے کہ جلد از جلد انصار / افراد جماعت سے ان کے وعدہ جات برائے سال 2000ء حاصل کرکے مرکز کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں تاکید کی جائے کہ یہ وعدے / ادائیگی گذشتہ سال کی نسبت بڑھا کر پیش کئے جائیں۔ بلکہ وقف جدید کے ہر مجاہد کو از خود اپنے وعدے خداتعالیٰ کی عطا کردہ وسعت اور حیثیت کے مطابق پیش / ادا کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سب انصار کو صحت و سلامتی سے مقبول خدمت کی تادیر توفیق عطا کرے۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصاراللہ۔ پاکستان)

خصوصی درخواست دعا

○ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد رو بصحت ہیں۔ 18۔ جنوری کو سائیکل سے گرنے کی وجہ سے ان کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم مولانا صاحب موصوف کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور درازی عمر سے نوازے۔

کفالت یکصد یتامیٰ

○ یتامیٰ کی خبرگیری اور مالی معاونت کے لئے "کفالت یکصد یتامیٰ" کمیٹی کا دفتر دارالضیافت ربوہ میں قائم ہے۔ جہاں سے یتیم بچوں کی کفالت کی مکمل نگرانی کی جاتی ہے اور اس بات کا بغور جائزہ لیا جاتا ہے کہ پاکستان کے طول و عرض میں ان بچوں کی دیکھ بھال اور تربیتی نگرانی کا موثر انتظام قائم رہے جن کے والد یا والدہ یا دونوں فوت ہو چکے ہیں اور مالی کمزوری کی وجہ سے انہیں مدد کی ضرورت ہے۔ دفتر ہذا میں احباب تشریف لا کر اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے معلومات حاصل کر سکتے ہیں یا خط لکھیں تو مکمل تفصیل آپ تک پہنچ جائے گی۔

سیکرٹری کفالت یکصد یتامیٰ
دارالضیافت ربوہ

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 94)

اخبار الحکم قادیان سے ماخوذ نہایت ایمان افروز واقعات:۔

مامور ربانی کی دعا کا رنگ

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں۔

1۔ "ایک دفعہ میں حافظ حامد علی صاحب کے بھائی کے گاؤں میں گیا۔ انہوں نے ایک بچہ کو دیکھ کر کہا کہ یہ بھی خدا کا ایک نشان ہے۔ میں نے کہا کہ کیسے؟ کہا کہ میرے گھر میں اٹھرا کی مرض تھی۔ میں حضور کے پاس عشاء کے وقت گیا۔ حضور نے فرمایا کیا بات ہے میں نے عرض کیا کہ میری بیوی اٹھرا سے بیمار ہے حضور نے فرمایا کہ کل جمعہ کے وقت یاد کرانا۔ جمعہ سے واپسی پر میں نے حضور کا دامن پکڑ لیا۔ اور عرض کی کہ حضور دوائی دیں۔ حضور نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں۔ تم بھی دعا کرو۔ اور آمین کہتے جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ میں تو تھک گیا۔ مگر حضور نہ تھکے۔ اس دعا میں حضور کے آنسو جاری ہو گئے حضور نے دوا بھی دی۔ اور پھر یہ بچہ پیدا ہوا۔ اور خدا کے فضل سے زندہ ہے۔

اس کے بعد لوگوں کو نسخہ دیا۔ تو ان کو فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ دعا ساتھ نہ تھی۔"

(الحکم 26۔ مئی 35ء)

حضور کی فراست

حضرت شیخ عبدالرشید بٹالوی صاحب فرماتے ہیں۔

2۔ "میرے والد صاحب سخت بیمار تھے۔ وہ سلسلہ کے سخت دشمن تھے انہوں نے چاہا کہ خلیفہ اول کو بلایا جائے میں جب اس غرض کے لئے قادیان آیا تو حضور اس وقت خود بھی بیمار تھے۔ سخت درد کی شکایت تھی۔ مگر میرا سن کر مجھے اندر بلا لیا۔ اور مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ میں نے والد صاحب کے حالات سنائے۔ سن کر فرمایا ہم کو مولوی صاحب کو بھیجنے میں کوئی عذر نہیں۔ لیکن اگر معاملہ دگرگوں ہو گیا تو کام خراب ہو جائے گا۔ مجھے یہ بدظنی ہوئی کہ شاید اپنی بیماری کی وجہ سے انکار کرتے ہیں۔ میں نے مولوی صاحب سے ذکر کیا وہ جانے پر رضامند ہو گئے۔ حضرت صاحب کو اجازت کے لئے رقعہ لکھا۔ مگر حضرت صاحب نے وہی جواب لکھ دیا۔ تب مولوی صاحب نے فرمایا کہ عبداللہ عرب میرے نسخوں سے واقف ہے۔ اسے لے جائیں۔ میں خوش تو نہ ہوا مگر عبداللہ عرب کو لے گیا۔ انہوں نے نسخہ دیا۔ مگر میرے والد صاحب نے وہ نسخہ استعمال نہ کیا۔ تین چار دن کے بعد وہ فوت ہو گئے تب مجھے معلوم ہوا کہ حضور نے مولوی صاحب کو کیوں نہ بھیجا۔"

(الحکم 26۔ مئی 35ء)

گھنٹہ تک گالیاں سنتے رہے

حضرت میاں سراج الدین صاحب فرماتے ہیں۔

4۔ "سراج الدین فقیر لمبے بالوں والا۔ جو سجادہ نشین تھا آیا۔ پہلے تو نرمی سے باتیں پوچھتا رہا۔ پھر گالیاں نکالنی شروع کیں۔ ایک گھنٹہ تک برابر گالیاں دیتا رہا۔ آپ سنتے رہے۔ جب وہ گالیاں دے کر تھک گیا تو آپ نے مسکرا کر فرمایا بس یا کچھ اور بھی؟"

(الحکم 26۔ مئی 35ء)

عرب قاتل۔ قتیل محبت ہو گیا

حضرت حکیم دین محمد صاحب فرماتے ہیں۔

5۔ "1894ء میں ایک عرب حضور کے قتل کا عزم لے کر لکھنؤ سے قادیان آیا۔ میرے ساتھ بٹالہ سے یکہ پر سوار ہوا۔ اور قادیان کی باتیں سننے لگا۔ اس نے ق کے لفظ پر اعتراض کیا تھا اور سختی سے اعتراض کرتا تھا۔ مگر حضور خندہ پیشانی سے جواب دیتے تھے۔ سیر کو ساتھ گیا۔ راستہ میں اس کی تشفی ہو گئی۔ تب اس نے اپنے منصوبے کا ذکر کیا۔"

(الحکم 26۔ مئی 35ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ 9۔ فروری 2000ء

12-30 a.m لقاء مع العرب۔ نمبر238

1-35 a.m. نارویجین پروگرام۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" نمبر2

2-00 a.m. حضور کی بنگالی دوستوں سے ملاقات۔

3-00 a.m. ہماری کائنات نمبر32۔

3-30 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر63

4-35 a.m. سویڈش زبان سیکھیں۔ سبق نمبر35

5-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔

5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس نمبر8

6-00 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر238

7-05 a.m. حضور کی بنگالی دوستوں سے ملاقات۔

8-05 a.m. اردو کلاس۔ نمبر186

9-15 a.m. سویڈش زبان سیکھیں۔ سبق نمبر35

12-00 p.m. سواحیلی پروگرام۔

1-15 p.m. ہماری کائنات۔ نمبر32

1-50 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر238

3-05 p.m. اردو کلاس۔ نمبر186

3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔

5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔

5-35 p.m. سپینش زبان سیکھیں۔ سبق نمبر22

6-05 p.m. حضور سے اطفال کی ملاقات۔

6-55 p.m. بنگالی سروس۔

8-05 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر64

9-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔

9-30 p.m. چلڈرنز کارنر۔ "بیت بازی" سیمی فائنل۔

10-00 p.m. جرمن سروس۔

جمعرات 10۔ فروری 2000ء

12-35 a.m لقاء مع العرب۔ نمبر239

1-40 a.m. فرنچ پروگرام۔ نمبر6

2-05 a.m. حضور سے اطفال کی ملاقات۔

2-55 a.m. درثمین نمبر13 جز سوم۔

3-25 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ نمبر64

4-30 a.m. سپینش زبان سیکھیں سبق نمبر22۔

5-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔

5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔

6-00 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر239

7-05 a.m. حضور سے اطفال کی ملاقات۔ (بنگالی)

8-00 a.m. اردو کلاس۔ نمبر187

9-20 a.m. سپینش زبان سیکھیں۔ سبق نمبر22

9-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر64

11-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔

11-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔

11-55 a.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔ فرمودہ 30۔ اپریل 1999ء

12-50 p.m. درثمین نمبر13 جز سوم۔

1-30 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر239

2-50 p.m. اردو کلاس۔ نمبر187

3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔

5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔

5-35 p.m. عربی سیکھیں سبق نمبر29

5-55 p.m. حضور سے اطفال کی ملاقات۔

7-00 p.m. بنگالی سروس۔ خطبہ جمعہ۔

8-00 p.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر94

9-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔ نمبر9

9-55 p.m. جرمن سروس۔

بقیہ صفحہ 1

کریم میں شرک کا نام ظلم بھی رکھا گیا ہے پس خدا کا بیٹا یا بیوی یا اس کے شریک قرار دینا عدل نہیں بلکہ ظلم ہے۔ کیونکہ ظلم اسی کو کہتے ہیں کہ ایک کا حق کسی اور کے سپرد کر دیا جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی طرف منسوب کر لینا بھی عدل کے خلاف ہے۔ مثلاً شریعت کا بنانا اور الہام الٰہی کا بھیجنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اب اگر کوئی شخص خود ہی شریعت بنانے کا مدعی بن بیٹھے یا الہام نازل کرنے کا۔ جیسا کہ بہلااللہ وغیرہ نے کیا تو وہ عدل کو توڑتا ہے۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ عدل کرے تو شرک، کفر اور نافرمانی سب مٹ جائیں۔

عدل سے بڑھ کر دوسرا درجہ احسان بتایا ہے احسان کا مفہوم یہ ہے کہ یہ نہ دیکھنا چاہئے کہ دوسرا ہم سے کیا سلوک کرتا ہے بلکہ اگر وہ برا سلوک کرتا ہے تب بھی ہم اس کے ساتھ اچھا ہی سلوک کریں۔ یہ مقام پہلے مقام سے بڑا ہے اور عفو۔ درگذر، غرباء کی مدد، صدقہ و خیرات اور قومی خدمات وغیرہ نیکیاں سب اس کے اندر شامل ہیں۔

علوم کی ترقی و تدوین کے لئے کوشش کرنا بھی اس کے اندر آجاتا ہے کیونکہ ان کے نتیجہ میں اپنوں اور بیگانوں کو جسمانی اور روحانی فائدہ اور آرام پہنچتا ہے۔

تیسرا مقام ایتاء ذی القربیٰ کا بتایا ہے جس کے معنے "رشتہ داروں کو دینا یا رشتہ داروں کا دینا ہے۔" اور مطلب آیت کا یہ ہے کہ بنی نوع انسان سے ایسا سلوک کرو جیسا کہ ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار سے سلوک کیا کرتا ہے۔

اس سلوک سے احسان کا سلوک مراد نہیں کیونکہ احسان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس سلوک سے وہ سلوک مراد ہے جو محبت طبعی کی وجہ سے مبادلہ کے بغیر کیا جاتا ہے۔ احسان کرتے وقت تو انسان کو یہ خیال ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے مجھ سے اچھا سلوک کیا ہے میں اس سے بہتر بدلہ دوں تا میری نیک نامی ہو یا گنہگار کی خطا معاف کرتے ہوئے یہ خیال آجاتا ہے کہ میں اس سے حسن سلوک کروں گا تو اس کے دل سے بغض نکل جائے گا اور یہ میرا دوست بن کر میری تقویت کا موجب ہوگا۔ لیکن ماں جو اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے اور اس کے لئے قربانی کرتی ہے اس میں ذرہ بھر بھی بدلہ کی خواہش نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی محبت کی بنیاد اس کی اپنی ہی قربانی پر ہوتی ہے۔ ایک عورت کے ہاں جب اولاد نہیں ہوتی تو اس کے دل میں یہ خیال نہیں پیدا ہوتا کہ میرا لڑکا ہوتا تو وہ میری خدمت کرتا۔ بلکہ اسے اولاد کی خواہش اس جذبہ کے ساتھ ہوتی ہے کہ میں اسے پالتی، اس کی خدمت کرتی، اسے کپڑے پہناتی، اسے بیاہتی، اس کے بچوں کو کھلاتی۔ غرض اولاد کی خواہش کے وقت ماں کے دل میں خدمت لینے کا ادنیٰ سے ادنیٰ احساس بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس خواہش کا موجب اولاد کی خدمت کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ یہی وہ نیکی کا جذبہ ہے جو انسان کے لئے سب سے بڑی نیکی ہے اور جس کے حصول کے بعد انسان کا اخلاقی وجود مکمل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کا مقام حاصل کرنے کے بعد جبکہ تم کو لینے سے زیادہ دینے کی خواہش ہوتی ہے تو وہ مقام نیکی کا بھی حاصل کرو کہ سب بنی نوع انسان تمہیں اپنے بچے نظر آنے لگیں اور ان کی خدمت کا جوش تمہارے دل میں اس طرح موجزن ہو جائے جس طرح ایک ماں کے دل میں اپنے بچہ کی محبت جوش مارتی رہتی ہے۔

عبدالستار خان صاحب

اللہ تعالیٰ کی صفت القادر

حضرت مسیح موعود کی حکمت انگیز تحریرات

قدرت کا کمال

خدا کی قدرت میں جو ایک خصوصیت ہے۔ جس سے وہ خدا کہلاتا ہے۔ وہ روحانی اور جسمانی قوتوں کے پیدا کرنے کی خاصیت ہے۔ مثلاً جانداروں کے جسم کو جو اس نے آنکھیں عطا کی ہیں۔ اس کام میں اس کا اصل کمال یہ نہیں ہے کہ اس نے یہ آنکھیں بنائیں۔ بلکہ کمال یہ ہے کہ اس نے ذرات جسم میں پہلے سے پوشیدہ طاقتیں پیدا کر رکھی تھیں۔ جن میں بینائی کا نور پیدا ہو سکے۔ پس اگر وہ طاقتیں خود بخود ہیں تو پھر خدا کچھ بھی چیز نہیں۔ کیونکہ بقول شخصے کہ "کہی سنوارے سالنا بڑی بہو کا نام" اس بینائی کو وہ طاقتیں پیدا کرتی ہیں۔ خدا کو اس میں کچھ دخل نہیں۔ اور اگر ذرات عالم میں وہ طاقتیں نہ ہوتیں تو خدائی بے کار رہ جاتی۔ پس ظاہر ہے کہ خدائی کا تمام مدار اس پر ہے کہ اس نے روحوں اور ذرات عالم کی تمام قوتیں خود پیدا کی ہیں اور کرتا ہے۔ اور خود ان میں طرح طرح کے خواص رکھے ہیں اور رکھتا ہے۔ پس وہی خواص جوڑنے کے وقت اپنا کرشمہ دکھلاتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے خدا کے ساتھ کوئی موجود برابر نہیں ہو سکتا۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 19 ص 383)

صفت قدرت اور دعا

اگر خدا کو قادر نہ مانا جاوے تو پھر اس سے ساری امیدیں باطل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ہماری دعاؤں کی قبولیت اس بات پر موقوف ہے کہ خدا تعالیٰ جب چاہے ذرات اجسام میں یا ارواح میں وہ قوتیں پیدا کر دے۔ جو ان میں موجود نہ ہوں۔ مثلاً ہم ایک بیمار کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور بظاہر مرنے والے آثار اس میں ہوتے ہیں۔ تب ہماری درخواست ہوتی ہے کہ خدا اس کے ذرات جسم میں ایک ایسی قوت پیدا کر دے جو اس کے وجود کو موت سے بچالے۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر وہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات اول ہمیں علم دیا جاتا ہے کہ یہ شخص مرنے کو ہے۔ اور اس کی زندگی کی قوتوں کا خاتمہ ہے۔ لیکن جب دعا بہت کی جاتی ہے تب ہمیں خدا سے وحی ہوتی ہے کہ اس شخص میں زندگی کی طاقتیں پھر پیدا کی گئیں۔ تب وہ یکدفعہ صحت کے آثار ظاہر کرنے لگتا ہے۔ گویا مردہ سے زندہ ہو گیا۔

ایسا ہی مجھے یاد ہے کہ جب میں نے طاعون کے وقت میں دعا کی کہ اے خدائے قادر ہمیں اس بلا سے بچا۔ اور ہمارے جسم میں وہ ایک تریاقی خاصیت پیدا کر دے۔ جس سے ہم طاعون کی زہر سے بچ جائیں۔ تب وہ خاصیت خدا نے ہم میں پیدا کر دی۔ اور فرمایا کہ میں طاعون کی موت سے تمہیں بچاؤں گا۔ اور فرمایا کہ تیرے گھر کی چار دیواری کے لوگ جو تکبر نہیں کرتے یعنی خدا کی اطاعت سے سرکش نہیں اور پرہیز گار ہیں۔ میں ان سب کو بچاؤں گا۔ اور نیز میں قادیان کو طاعون کے سخت غلبہ اور عام ہلاکت سے محفوظ رکھوں گا۔ یعنی وہ سخت تباہی جو دوسرے دیہات کو فنا کر دے گی۔ اس قدر قادیان میں تباہی نہیں ہوگی۔ سو ہم نے دیکھا اور خدا تعالیٰ کی ان تمام باتوں کو مشاہدہ کیا۔ پس ہمارا خدا یہی خدا ہے....... جو نئی نئی قوتیں اور گُن اور خاصیتیں ذرات عالم میں پیدا کرتا ہے۔ اس سے پہلے پانسو برس تک پنجاب میں اس مہلک طاعون کا پتہ نہیں ملتا۔ اس وقت یہ ذرات کہاں تھے۔ اب جب خدا نے پیدا کئے تو پیدا ہو گئے۔ اور پھر ایسے وقت رخصت ہوں گے جب خدا تعالیٰ ان کو رخصت کرے گا۔ ہمارا یہ طریق ہر ایک آریہ کے لئے نشان ہو گا کہ ہم نے اس کامل خدا سے خبر پا کر ٹیکہ کے انسانی حیلہ سے دست کشی کی اور بہت لوگ ٹیکہ کرانے والے اس جہان سے گذر گئے۔ اور ہم اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ ذرات پیدا کرتا ہے۔ جس طرح اس نے ہمارے لئے ہمارے جسم میں تریاقی ذرات پیدا کر دیئے۔ اور اسی طرح وہ خدا روح پیدا کرتا ہے۔ جس طرح مجھ میں اس نے وہ پاک روح پھونک دی۔ جس سے میں زندہ ہو گیا۔ ہم صرف اس بات کے محتاج نہیں کہ وہ روح پیدا کر کے ہمارے جسم کو زندہ کرے۔ بلکہ خود ہماری روح بھی ایک اور روح کی محتاج ہے۔ جس سے وہ مردہ روح زندہ ہو۔ پس ان دونوں روحوں کو خدا ہی پیدا کرتا ہے۔ جس نے اس راز کو نہیں سمجھا وہ خدا کی قدرتوں سے بے خبر اور خدا سے غافل ہے۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19۔ ص 390-391)

قدرت کے مختلف رنگ

اس میں کلام کی جگہ نہیں کہ جو کچھ اجرام فلکی اور عناصر میں جسمانی اور فانی طور پر صفات پائی جاتی ہیں۔ وہ روحانی اور ابدی طور پر خدا تعالیٰ میں موجود ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی ہم پر کھول دیا ہے کہ سورج وغیرہ بذات خود کچھ نہیں ہیں یہ اسی کی طاقت زبردست ہے جو پردہ میں ہر ایک کام کر رہی ہے۔ وہی ہے جو چاند کو پردہ پوش اپنی ذات کا بنا کر اندھیری راتوں کو روشنی بخشتا ہے۔ جیسا کہ وہ تاریک دلوں میں خود داخل ہو کر ان کو منور کر دیتا ہے۔ اور آپ انسان کے اندر بولتا ہے۔ وہی ہے جو اپنی طاقتوں پر سورج کا پردہ ڈال کر دن کو ایک عظیم الشان روشنی کا مظہر بنا دیتا ہے۔ اور مختلف فصلوں میں مختلف اپنے کام ظاہر کرتا ہے۔ اسی کی طاقت آسمان سے برستی ہے جو مینہ کہلاتی ہے اور خشک زمین کو سرسبز کر دیتی ہے۔ اور پیاسوں کو سیراب کر دیتی ہے۔ اسی کی طاقت آگ میں ہو کر جلاتی ہے۔ اور ہوا میں ہو کر دم کو تازہ کرتی اور پھولوں کو شگفتہ کرتی اور بادلوں کو اٹھاتی اور آواز کو کانوں تک پہنچاتی ہے۔ یہ اسی کی طاقت ہے کہ زمین کی شکل میں مجسم ہو کر نوع انسان اور حیوانات کو اپنی پشت پر اٹھا رہی ہے۔ مگر کیا یہ چیزیں خدا ہیں؟ نہیں بلکہ مخلوق ہیں۔ مگر ان کے اجرام میں خدا کی طاقت ایسے طور پر پیوست ہو رہی ہے کہ جیسے قلم کے ساتھ ہاتھ ملا ہوا ہے۔ اگرچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلم لکھتی ہے۔ مگر قلم نہیں لکھتی۔ بلکہ ہاتھ لکھتا ہے۔ یا مثلاً ایک لوہے کا ٹکڑا جو آگ میں پڑ کر آگ کی شکل بن گیا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ جلاتا ہے۔ اور روشنی بھی دیتا ہے۔ مگر دراصل وہ صفات اس کی نہیں بلکہ آگ کی ہیں۔ اسی طرح تحقیق کی نظر سے یہ بھی سچ ہے کہ جس قدر اجرام فلکی و عناصر ارضی بلکہ ذرہ ذرہ عالم سفلی اور علوی کا مشہود اور محسوس ہے۔ یہ سب باعتبار اپنی مختلف خاصیتوں کے جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ خدا کے نام ہیں۔ اور خدا کی صفات ہیں۔ خدا کی طاقت ہے جو ان کے اندر پوشیدہ طور پر جلوہ گر ہے۔ اور یہ سب ابتدا میں اسی کے کلمے تھے جو اس کی قدرت نے ان کو مختلف رنگوں میں ظاہر کر دیا۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 423-424)

تازہ قدرتیں

وہ خدا جو آج بھی ایسا ہی قادر ہے۔ جیسا کہ آج سے دس ہزار برس پہلے قادر تھا۔ اس پر اس صورت سے ایمان حاصل ہو سکتا ہے کہ اس کی تازہ برکات اور تازہ معجزات اور قدرت کے تازہ کاموں پر علم حاصل ہو۔ ورنہ یہ کہنا پڑے گا کہ یہ وہ خدا نہیں ہے۔ جو پہلے تھا۔ یا اس میں وہ طاقتیں اب موجود نہیں ہیں جو پہلے تھیں۔ اس لئے ان لوگوں کا ایمان کچھ بھی چیز نہیں جو خدا کے تازہ برکات اور تازہ معجزات کے دیکھنے سے محروم ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اس کی طاقتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 8)

خدا اپنے ارادوں کو بدلنے پر قادر ہے

نادان وہ لوگ ہیں جن کا یہ مذہب ہے کہ خدا اپنے ارادوں کو بدلا نہیں سکتا۔ اور وعید یعنی عذاب کی پیشگوئی کو ٹال نہیں سکتا۔ مگر ہمارا یہ مذہب ہے کہ وہ ٹال سکتا ہے اور ہمیشہ ٹالتا رہا ہے۔ اور ہمیشہ ٹالتا رہے گا۔ اور ہم ایسے خدا پر ایمان ہی نہیں لاتے کہ جو بلا کو توبہ اور استغفار سے رونہ کر سکے۔ اور تضرع کرنے والوں کے لئے اپنے ارادوں کو بدل نہ سکے۔ وہ ہمیشہ بدلتا رہے گا۔ یہاں تک کہ پہلی آسمانی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کی صرف پندرہ دن کی عمر رہ گئی تھی۔ خدا نے اس کی تضرع اور گریہ و زاری سے بجائے پندرہ دن کے پندرہ سال کر دیئے۔ یہی ہمارا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ ایک خوفناک پیشگوئی ہوتی ہے۔ اور دعا سے ٹل جاتی ہے۔ پس اگر ان لوگوں کا فرضی خدا ان باتوں پر قادر نہیں تو ہم اس کو نہیں مانتے۔ ہم اس خدا کو مانتے ہیں۔ جس کی صفت قرآن شریف میں یہ لکھی ہے کہ

(الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر)

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن۔ جلد 22 ص 571)

عجائبات قدرت

یہ بات ظاہر ہے کہ جب کہ خدا تعالیٰ کی ذات غیر محدود ہے۔ تو پھر اس کی صفات کیونکر محدود ہو جائیں گی۔ ہاں جو امر اس کے ثابت شدہ صفات کے برخلاف ہو یا اس کے ذکر کردہ عہد کے منافی ہو۔ وہی اس کے قانون قدرت کے برخلاف سمجھا جائے گا۔ مثلاً اس کی صفات ثابت شدہ سے یہ امر ہے کہ اس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور یہ امر ہے کہ اس پر موت وارد نہیں ہو سکتی۔ اور نیز یہ امر ہے کہ اپنی صفات کے مطابق وہ کسی بات کے کرنے سے عاجز نہیں۔ اور یا مثلاً اس کا یہ عہد ہے۔ کہ جو شخص مر جائے پھر اس کو دنیا میں آباد کرنے کے لئے واپس نہیں لاتا۔ سو جو بات ان ثابت شدہ صفات اور عہد کے برخلاف ہو۔ اس کی طرف وہ توجہ نہیں کرتا۔ وہ اپنا ثانی کسی کو نہیں بناتا۔ وہ خودکشی نہیں کرتا۔ اور کسی پر موت وارد کر کے پھر اس کو دنیا میں لا کر آباد نہیں کرتا۔ اور ان امور کے سوا وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ کسی کی یہ مجال ہے کہ وہ یہ کہے کہ صرف فلاں حد تک اس کی قدرتیں ہیں آگے نہیں یا فلاں فلاں امور اس کے احاطہ اقتدار سے باہر ہیں۔ اور وہ ان کے کرنے سے عاجز ہے ہاں اس کی عجائبات قدرتیں ہر ایک کے ساتھ یکساں نہیں۔ جیسے جیسے انسان اس سے تعلق محبت اور اخلاص پیدا کرتا ہے اسی قدر اس پر قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور جو اس کے کام عوام کے لئے محال ہیں۔ اور ظاہر نہیں ہوتے۔ وہ خواص کے لئے بباعث ان کے تعلق کے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ غرض اس کی ذات میں بے شمار قدرتیں ہیں۔ مگر اسی پر ظاہر ہوتی ہیں جو اس کی محبت میں گم ہو جاتا ہے۔ وہ ان کے لئے وہ کام دکھاتا ہے جو ایک اندھا فلسفی اس کام کو محال سمجھتا ہے۔ وہ اپنے صادق محبوں کے لئے وہ عجائبات ظاہر کرتا ہے۔ جو دنیا کے عقل مند اس کو فوق العادت سمجھتے ہیں۔ اس کے آگے کوئی بات انہونی

نہیں۔ اور صرف ایسی بات وہ نہیں کرتا جو اس کا عہد یا اس کے صفات روکتے ہوں۔ مبارک وہ جو اس کی قدرتوں کی نسبت اپنے ایمان کو ترقی دیں۔ ورنہ بے ایمان کی دعا بھی قبول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ اپنی شیطانی نیچرت کی وجہ سے اس کو قادر نہیں جانتا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 220-221)

قانون قدرت

خدا وحدہ لاشریک ہے۔ اور وہ ان تمام باتوں پر قادر ہے۔ جو اس کے تقدس اور کمال کے برخلاف نہیں ہیں۔ اور قانون قدرت کا تو یہ حال ہے کہ پہلے زمانہ میں خدا نے انسان کو محض مٹی سے پیدا کیا۔ یہ بھی ایک قانون قدرت تھا۔ اور پھر اب نطفہ سے پیدا کرتا ہے۔ تو یہ امر بھی قانون قدرت ہے۔ اور پھر اگر ایک زمانہ کے بعد کسی اور طور سے انسان کو پیدا کرے تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ طور اس کے قانون قدرت سے باہر ہے جو غیر محدود ہے۔ یہ خیالات سب جہالتیں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ نہ کسی نے اب تک اس کی حد بست کی۔ اور نہ اس کے قانون کی۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 105)

قدرت کے نشان

اگر خدا تعالیٰ اناج اور پھلوں کے پیدا کرنے میں نیستی سے ہستی نہ کرتا۔ اور ایک دانہ کے عوض میں صرف ایک دانہ پیدا ہوتا تو تھوڑے ہی دنوں میں سب لوگ مرجاتے۔ عقلی طور پر تو صرف یہ ماننا پڑتا ہے کہ ایک دانہ کی جگہ صرف ایک ہی دانہ پیدا ہو۔ باقی جو کچھ خدا تعالیٰ پیدا کرکے دکھاتا ہے وہ سب عقل سے برتر اور نیستی سے ہستی ہے۔ مگر افسوس ان کافر نعمت لوگوں پر جو ہمیشہ نیستی سے ہستی دیکھتے ہیں۔ اور وہی اناج اور پھل جو نیست سے ہست ہوتے ہیں۔ ان کو کھا کر وہ زندہ رہتے ہیں۔ لیکن پھر وہ سب کچھ دیکھ کر بھی خدا کی قدرتوں سے منکر ہو جاتے ہیں اور اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ کہ خدا نیست سے کیوں کر ہست کر دیتا ہے۔ اور منہ سے کہتے ہیں خدا سرب شکتی مان اور قادر ہے۔ مگر دراصل وہ اس کو قادر نہیں سمجھتے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب تک خدا اپنی قدرتیں نہ دکھلاوے اس کا قادر ہونا کیونکر ثابت ہو۔ اور اگر انسانی قدرت کی حد تک ہی اس کی قدرتیں ہوں تو اس میں اور انسان میں فرق کیا ہوا؟ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ ایک جگہ مثال کے طور پر فرماتا ہے:۔

کمثل حبة......

یعنی خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں۔ ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت کر دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جو بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی ہوتا ہے مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے۔ اور ہر ایک خوشہ میں سو دانے پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا۔ یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں۔ اور اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر باقی نہ رہتا۔ پس خدا کی اس قدرت نے جو نیست سے ہست کرنا ہے تمام دنیا کو بچا رکھا ہے۔ انسان کی سخت بد ذاتی ہے جو اس کو اپنی قدرت نمائی میں عاجز سمجھے اور اس کو نیست سے ہست کرنے پر قادر خیال نہ کرے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی ایجادیں بھی بعض ایسے کام دکھاتی ہیں کہ گویا نیست سے ہست کرتی ہیں۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن۔ جلد 23 ص 170-171)

نیست سے ہست پر قادر ہے

خدا تعالیٰ نے جو کچھ اپنی خوبیوں کا قرآن شریف میں ذکر کیا ہے۔ وہ تمام حسن اور محبوبانہ اخلاق کے بیان میں ہے اور اس کے پڑھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ پڑھنے والے کو خدا کا عاشق بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے ہزارہا عاشق بنائے اور میں بھی ان میں سے ایک ناچیز بندہ ہوں۔ کون ہے جو خدا کے اندرونی حالات کی تشریح کرے۔ خدا کے رگ پٹھے پہچاننے والا کون ساڈاکٹر ہے۔ اور جب کہ انسانی بناوٹ کی اب تک تشریح ختم نہیں ہوئی اور ایسی خوردبین اب تک میسر نہیں آئی کہ وہ کیڑے دکھائی دیئے جائیں جو انسان کو ایک دم میں ہلاک کر دیتے ہیں۔ تو پھر خدا کے صفات کی تشریح کیونکر ہو سکتی ہے؟ پس یہ جرأت اور بے باکی ہے کہ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ روح اور ذرات خدا کی مخلوق نہیں کیونکہ وہ نیستی سے ہست نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے وہ دائمی نجات بھی نہیں دے سکتا گویا خدا کی تمام حد بست کرلی گئی ہے۔ اور تمام طاقتیں اس کی انسان نے جانچ لی ہیں۔ اور وہ محدود ہو گیا ہے۔ اے ہم وطن پیارو! یہ باتیں صحیح نہیں ہیں۔ اور میں کبھی تسلیم نہیں کروں گا کہ اگر ایسی عبارت کوئی وید میں ہے تو وید کا یہی منشا ہے جو آپ نے سمجھ لیا ہے۔ ہم خدا کی عمیق در عمیق قدرتوں تک کہاں پہنچ سکتے ہیں۔ ہر ایک امر اس کا ہمارے علم سے بلند تر ہے۔ کیا جس نے سورج اور چاند اور ستارے بنائے۔ اور زمین کو ہمارے رہنے کے لئے بچھایا ہم کوئی اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان چیزوں کے بنانے کے لئے وہ مدت اس کو درکار تھی جو انسان کو کسی چیز کے بنانے میں درکار ہوتی ہے؟ کیا کوئی بیان کر سکتا ہے کہ ان چیزوں کے لئے کن کن چھکڑوں پر مصالح آیا تھا یعنی اینٹیں وغیرہ۔ اور کن معماروں نے بنایا تھا؟ بلکہ اس کے حکم سے سب چیزیں بن گئیں۔ تو کیا ہم انسان کے کاموں پر اس کے کاموں کا قیاس کر سکتے ہیں؟ جو شخص اس کی قدرتوں پر محیط ہونا چاہتا ہے۔ وہ دراصل اس کا منکر ہے۔ خدا نے ہمیں صرف اتنا علم دیا ہے کہ یہ تمام روحیں اور سب چیزیں خدا کے کلمے ہیں یعنی کلمہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ ایک ربوبیت کا بھید ہے۔ اور اس کے کارخانہ قدرت میں ہزاروں اسرار ہیں۔ کون ان کو حل کر سکتا ہے۔ مجھے یاد آیا کہ ایک دفعہ میں نے عالم کشف میں اپنے خدائے ذوالجلال کو تمثلی طور پر دیکھا۔ اور میں نے کئی پیشگوئیاں لکھ کر چاہا کہ اس پر دستخط کرا لوں۔ اور عالم مثالی میں خدا تعالیٰ کی تمثلی صورت مجھے نظر آئی۔ اور جب میں نے وہ کاغذ پیش کیا تو خدائے عزوجل نے سرخی کی سیاہی سے اس پر دستخط کر دیئے۔ اور دستخط کرنے سے پہلے قلم کو چھڑکا تو وہ سُرخ رنگ کا پانی میرے کپڑوں پر پڑا۔ اور ایک مخلص عبداللہ نام سنور کا رہنے والا جو ریاست پٹیالہ میں ملازم ہے۔ وہ میرے پاس بیٹھا تھا۔ اس پر بھی وہ پانی سرخ رنگ کا پڑا۔ اور میرا کرتہ اس پانی سے تر ہو گیا۔ حالانکہ ہم چھت کے نیچے بیٹھے تھے۔ اور محال تھا کہ وہ پانی کسی جگہ سے گرتا۔ اور وہ کرتہ میاں عبداللہ سنوری نے تبرک کے طور پر مجھ سے لے لیا۔ اور اب تک موجود ہے۔

اب کوئی اس قصہ کو باور کرے یا نہ کرے۔ مگر اس پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ وہ بھی خدا نے ایک مادہ نیست سے ہست کیا تھا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 431-433)

عجیب در عجیب قدرتیں

یاد رکھو کہ انسان کی ہرگز یہ طاقت نہیں ہے کہ ان تمام دقیق در دقیق خدا کے کاموں کو دریافت کر سکے۔ بلکہ خدا کے کام عقل اور فہم اور قیاس سے برتر ہیں۔ اور انسان کو صرف اپنے اس قدر علم پر مغرور نہیں ہونا چاہئے کہ اس کو کسی حد تک سلسلہ علل و معلولات کا معلوم ہو گیا ہے۔ کیونکہ انسان کا وہ علم نہایت ہی محدود ہے۔ جیسا کہ سمندر کے ایک قطرہ میں سے کروڑ حصہ قطرہ کا۔ اور حق بات یہ ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود ناپیدا کنار ہے۔ ایسا ہی اس کے کام بھی ناپیدا کنار ہیں۔ اور اس کے ہر ایک کام کی اصلیت تک پہنچنا انسانی طاقت سے برتر اور بلند تر ہے۔ ہاں ہم اس کی صفات قدیمہ پر نظر کرکے یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کبھی معطل نہیں رہتیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مخلوق میں قدامت نوعی پائی جاتی ہے۔ یعنی مخلوق کی انواع میں سے کوئی نہ کوئی نوع قدیم سے موجود چلی آئی ہے۔ مگر شخصی قدامت باطل ہے۔ اور باوجود اس کے خدا کی صفات افناء اور اہلاک بھی ہمیشہ اپنا کام کرتی چلی آئی ہے۔ وہ بھی کبھی معطل نہیں ہوئی۔ اور اگرچہ نادان فلاسفروں نے بہت ہی زور لگایا ہے۔ کہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام کی پیدائش کو اپنی سائنس یعنی طبعی قواعد کے اندر داخل کر لیں۔ اور ہر ایک پیدائش کے اسباب قائم کریں۔ مگر سچ یہی ہے کہ وہ اس میں ناکام اور نامراد رہے ہیں۔ اور جو کچھ ذخیرہ اپنی طبعی تحقیقات کا انہوں نے جمع کیا ہے وہ بالکل ناتمام اور ناکمل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی اپنے خیالات پر قائم نہیں رہ سکے اور ہمیشہ ان کے خود تراشیدہ خیالات میں تغیر تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اور معلوم نہیں کہ آگے کس قدر رہو گا۔ اور چونکہ ان کی تحقیقاتوں کی یہ حالت ہے کہ تمام مدار ان کا صرف اپنی عقل اور قیاس پر ہے۔ اور خدا سے کوئی مدد ان کو نہیں ملتی اس لئے وہ تاریکی سے باہر نہیں آسکتے اور درحقیقت کوئی شخص خدا کو شناخت نہیں کر سکتا۔ جب تک اس حد تک اسکی معرفت نہ پہنچ جائے کہ وہ اس بات کو سمجھ لے۔ خدا کے بے شمار کام ایسے ہیں کہ جو انسانی طاقت اور عقل اور فہم سے بالاتر اور بلند تر ہیں۔ اور اس مرتبہ معرفت سے پہلے یا تو انسان محض دہریہ ہوتا ہے۔ اور خدا کے وجود پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ اور یا اگر خدا کو مانتا ہے تو صرف اس خدا کو مانتا ہے۔ کہ جو اس کے خود تراشیدہ دلائل کا ایک نتیجہ ہے نہ اس خدا کو جو اپنی تجلّی سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور جس کی قدرتوں کے اسرار اس قدر ہیں کہ انسانی عقل ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ (ـــ) خدا نے مجھے یہ علم دیا ہے کہ خدا کی قدرتیں عجیب در عجیب اور عمیق در عمیق اور وراء الوراء لایدرک ہیں۔

۔ میرا خود ذاتی مشاہدہ ہے کہ کئی عجائب قدرتیں خدا تعالیٰ کی ایسے طور پر میرے دیکھنے میں آئی ہیں کہ بجز اس کے کہ ان کو نیستی سے ہستی کہیں اور کوئی نام ان کا ہم رکھ نہیں سکتے۔ جیسا کہ ان نشانوں کی بعض مثالیں بعض موقعہ پر میں نے لکھ دی ہیں۔ جس نے یہ کرشمہ قدرت نہیں دیکھا۔ اس نے کیا دیکھا؟ ہم ایسے خدا کو نہیں مانتے جس کی قدرتیں صرف ہماری عقل اور قیاس تک محدود ہیں۔ اور آگے کچھ نہیں۔ بلکہ ہم اس خدا کو مانتے ہیں۔ جس کی قدرتیں اس کی ذات کی طرح غیر محدود اور ناپیدا کنار اور غیر متناہی ہیں۔

ایسا ہی اس کی قدرت کا یہ راز ہے کہ وہ نیست سے ہست کرتا ہے۔ جیسا کہ اس بات پر ہزارہا نمونے ہماری نظر کے سامنے ہیں۔ بعض درخت ایسے ہیں کہ ان کے پھل جیسے جیسے پکتے جاتے ہیں۔ وہ پردار کیڑوں کی طرح بنتے جاتے ہیں۔ اور بعض درخت ایسے ہیں کہ ان کے پتوں میں سے بڑے بڑے پرندے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک آک کا درخت بھی ہے۔ اور اس کی نظیریں ہزارہا ہیں نہ صرف ایک دو۔ پس اس جگہ بجز اس کے کیا کہہ سکتے ہیں کہ وہ نیستی سے ہستی ہے اور یہ ایک ایسا راز قدرت ہے کہ ہم اس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 280 تا 282)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تری راہوں میں کیا کیا ابتلا روزانہ آتا ہے
وفا کا امتحاں لینا تجھے کیا کیا نہ آتا ہے

اُحد اور مکہ اور طائف انہی راہوں پہ ملتے ہیں
انہی پر شعب بو طالب بے آب و دانہ آتا ہے

بگولے بن کے اڑ جانا روش غولِ بیاباں کی
ہمیں آبِ بقا پی کر اُمر ہو جانا آتا ہے

(کلام طاہر)

آفتاب احمد صاحب

ہمدردِ خلق، غریب پرور اور قابل ڈاکٹر

محترم ڈاکٹر شمس الحق طیب مرحوم

آج سے قریباً تیس برس قبل کی بات ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے خوبصورت میدان میں صبح آٹھ بجے اسمبلی کے وقت سیدنا حضرت مصلح موعود کی ایک نظم پڑھی جاتی تھی

ذکر خدا پہ زور دے۔ ظلمت دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

اس نظم کو پڑھنے والا لڑکا شمس الحق طیب سکول کا ایک نہایت ہونہار طالب علم تھا۔ وہ نہ صرف اساتذہ کرام کا محبوب نظر تھا بلکہ دیگر طالب علم ساتھیوں میں بھی بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اپنی خوش الحانی کے علاوہ وہ ایک بہترین مقرر تھا۔ اسے اکثر بین الاضلاعی تقریری مقابلوں میں سکول کے ایک اور نامور طالب علم محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب کے ساتھ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی نمائندگی میں شرکت کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ ان دو بہترین مقررین کی موجودگی میں تقریری مقابلوں میں شرکت کرنے والے دیگر سکولوں کے مقررین کے لئے مقابلہ جیتنا تقریباً ناممکن سی بات سمجھی جاتی تھی۔ شمس الحق طیب ایک بہترین طالب علم۔ پاکیزہ سیرت نوجوان اور نہایت مخلص ساتھی تھا۔ اپنی خداداد صلاحیتوں مسلسل محنت اور ربوہ کی پاکیزہ تربیت نے اس نوجوان کی شخصیت کو ایک آبدار موتی بنادیا۔

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے ایم بی بی ایس اور بعد ازاں آرتھوپیڈک سرجری میں ایف سی پی ایس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد وہ فیصل آباد کے طبی حلقوں میں ایک نمایاں آرتھوپیڈک سرجن کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آئے۔ گذشتہ دس سالہ طبی تاریخ کے دور میں بہت سے ایسے پیچیدہ اور مشکل آپریشن ان کے ریکارڈ پر ہیں جنہوں نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر ایک ماہر آرتھوپیڈک سرجن کی حیثیت سے شہرت عطا کی۔ چند برس قبل تحصیل سمندری کے ایک بچے کا بازو جو چارہ کاٹنے والی مشین کی زد میں آکر کٹ گیا تھا۔ کو ایک طویل آپریشن کے بعد نہایت کامیابی سے دوبارہ جوڑنے پر ملک کے سب سے کثیرالاشاعت روزنامہ جنگ نے ان پر ایک خصوصی مضمون شائع کیا تھا۔ محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر جو پاکستان کے چند سینیئر اور چوٹی کے سرجنز میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے بارہ میں فرماتے ہیں "وہ اپنے زمانہ طالب علمی میں ایک بہترین میڈیکل سٹوڈنٹ تھے۔ ان کا شمار میرے بہترین طالب علموں میں ہوتا تھا۔ وہ ایک نہایت لائق اور قابل سرجن تھے۔"

سرجری کا آفتاب

خوش نصیب و خوش خصال و خوش نوا و خوش خطاب
ہم سے اوجھل ہو گیا اک سرجری کا آفتاب

شمسِ طیّب پر خدا کی رحمتیں ہوں بے شمار
زندگی بھی کامیاب اور موت بھی ہے کامیاب

ڈاکٹر حنیف احمد قمر

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ہاتھ میں خدا نے بہت شفاء رکھی تھی۔ ان کی شخصیت کا یہ پہلو کتنا حسین تھا کہ وہ اپنی اس صلاحیت کو سلسلہ سے وابستگی اور پیارے آقا کی دعاؤں کا اعجاز سمجھتے تھے۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ ہم احمدی ڈاکٹروں کو عام ڈاکٹروں کی نسبت نمایاں اور منفرد ہونا چاہئے۔ اور ہماری انفرادیت کا معیار ہماری لیاقت اور قابلیت کے ساتھ ساتھ معاشرے میں ایک ہمدرد اور غریب پرور انسان کی حیثیت گردانا جائے۔ کہ یہی ایک سچے اور مخلص احمدی ڈاکٹر کی شان ہے۔ سرزمین ربوہ سے ایک خاص محبت ڈاکٹر صاحب مرحوم کی شخصیت کا طرہ امتیاز تھی۔ چنانچہ اس شہر سے آنے والے مریضوں سے وہ خصوصی شفقت سے پیش آتے تھے۔ غریب اور حاجت مند مریضوں کی ہر ممکن مدد فرماتے۔ انہیں اپنے پاس سے دوائیاں دینے کے علاوہ ان کی مالی معاونت بھی فرماتے تھے۔ کیس کی نوعیت کے پیش نظر کسی دوسرے ماہر ڈاکٹر کی مشاورت درکار ہوتی تو اس مریض کو اپنے کسی دوست ڈاکٹر کے پاس ریفر کرتے آدھا مرض تو ان کی دلکش شخصیت۔ پر اعتماد گفتگو اور تسلی تشفی کے بول سن کر جاتا رہتا۔ وہ ایک بہترین انسان اور قابل ڈاکٹر تھے۔ انہیں اپنے سبجیکٹ پر مکمل گرفت تھی۔ فوراً مرض کی تہہ تک پہنچ جاتے نسخے میں ایک یا دو دوائیاں تجویز کرتے۔ احمدی مریضوں کو بالخصوص دعا اور حضرت صاحب کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کی ہدایت فرماتے۔ افسوس۔ ان کی ناگہانی وفات سے فیصل آباد کی سرزمین ایک عظیم مسیحا سے محروم ہوگئی ہے۔

آپ اکثر محترم امیر صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں جمعۃ المبارک کے روز حلقہ کریم نگر میں جماعت کے زیر اہتمام اپنی اہلیہ کے ساتھ جو خود بھی ڈاکٹر ہیں فری میڈیکل کیمپ میں شرکت فرماتے تھے۔ اس فری میڈیکل کیمپ میں آپ کے علاوہ محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر اور محترم ڈاکٹر انیس احمد صاحب ماہر دماغی امراض بھی شرکت کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ کریم نگر فیصل آباد کے ان فری میڈیکل کیمپوں سے احمدی احباب کے علاوہ غیر از احباب بھی استفادہ کرتے تھے۔ چنانچہ ماسوائے ان امراض کے جن میں ڈاکٹروں کی طویل مشاورت درکار ہوتی ہے۔ اکثر احباب کو اپنی جملہ بیماریوں کے سلسلہ میں ایک ہی چھت تلے رہنمائی میسر ہو جاتی تھی۔ یا علاج کی مزید پیش رفت کے سلسلہ میں کوئی لیبارٹری ٹیسٹ وغیرہ درکار ہوتے تو مریض کو اس بارہ میں مشورہ دے دیا جاتا۔ یوں ان فری میڈیکل کیمپوں کے انعقاد سے مریضوں کا قیمتی وقت اور سرمایہ محفوظ رہتا یا بچ جاتا۔ فیصل آباد کی جماعت محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو اس پہلو سے بھی اپنی خصوصی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھے گی۔

خاکسار کو اپنی ملازمت کے سلسلہ میں روزانہ فیصل آباد سے کھرڑیانوالہ جانا پڑتا ہے۔ ان کی وفات کے روز صبح نو بجے کھرڑیانوالہ بائی پاس کے قریب سے گذرتے ہوئے جب ان کی کار کھڑی دیکھی تو خاکسار وہاں رک گیا۔ کار کی پچھلی سیٹ جہاں محترم ڈاکٹر صاحب کو قربان کیا گیا تھا۔ خون سے بھری ہوئی تھی۔ ایک پولیس والا جو کار کے پاس موجود تھا۔ اس واقعہ کے متعلق کچھ بتا رہا تھا۔ لیکن میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور دل سے مسلسل یہ دعا نکل رہی تھی کہ اے خدا یہ اس شخص کا خون ناحق ہے۔ جو اپنی ساری زندگی تیرے کچھ بندوں کے دکھ بانٹتا رہا۔ ان کی شفا کا ذریعہ بنا۔ اسے نہایت بیدردی سے قربان کیا گیا ہے۔ تو اسے اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرما۔ اپنے پیاروں میں شمار کر۔ اس کے معصوم بچوں۔ اہلیہ محترمہ۔ والد محترم اور دیگر اہل خانہ کو ہمیشہ اپنی حفاظت کے سائبان میں رکھ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

تحریک جدید کی نئی ذمہ داریاں

اور ان کے تقاضے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت رابعہ میں کروڑہا سعید روحیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ ان کی تربیت کا مسئلہ بڑی اہمیت اختیار کر گیا ہے ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے اس کی طرف لندن کے جلسہ سالانہ 1999ء کے بعد ایک خطبہ میں ہمیں بروقت متوجہ فرمایا ہے۔ جس کے نتیجہ میں لازم ہے کہ ہم ہزاروں کی تعداد میں مربیوں کو باہر بھجوائیں اور ان کے ہاتھوں میں لاکھوں کی تعداد میں تراجم کلام اللہ اور کروڑوں کی تعداد میں دیگر پاکیزہ لٹریچر مہیا کریں۔ اس مقدس مہم کے لئے جس قدر اموال کثیر کی ضرورت ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

اس صورت حال کا کم از کم تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی خدمت میں سیدنا حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ معیار کے مطابق قربانیاں پیش کرتے رہیں بالفاظ دیگر ہر وعدہ کنندہ کی ایک ماہ کی آمد کے برابر یا نصف آمد کے برابر ہونا چاہئے۔ فرمایا

"اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد پر نصف دے دیتا ہے مثلاً اس کی ایک سو روپیہ آمد ہے تو وہ پچاس روپیہ وعدہ لکھوادے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے اور اگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو لکھوا دے تو ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اٹھا کر قربانی کی ہے۔" (خطبہ جمعہ 4۔دسمبر 1953ء)

مستقبل کے غیر محدود اخراجات کے پیش نظر ہر مخلص احمدی کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ ایک ماہ کی آمد کے معیار پر ہی پورا اترے خواہ اسے جائز خواہشات کو بھی ترک کرنا پڑے۔

جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے سادہ زندگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"آج (دین حق) کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہئے کہ (دین حق) کی خاطر قربانی کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں جب تک ایسا نہ کیا جائے (دین حق) کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جن لوگوں کے دلوں میں محبت ہے (دین حق) کی خدمت کا احساس ہے ان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں اور زیادہ سے زیادہ خدمت (دین حق) کرنے کے قابل ہو سکیں۔"
(مطالبات صفحہ 27-26)

نیز فرمایا:۔

"سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے۔" (مطالبات صفحہ نمبر 28)

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32486 میں بشیر احمد ولد غلام حیدر صاحب قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی P/O جسوکی ضلع گجرات حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-11-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ 120 مربع گز واقع کراچی مالیتی 300000/- روپے۔ 2۔ زرعی زمین 16 کنال مع 1/2 کنال مکان واقع موضع سدوکی ضلع گجرات مالیتی 200000/- روپے۔3۔ پنشن پر ملنے والے بقایا جات مبلغ 500000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4000/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد سدوکی ضلع گجرات حال مکان نمبر 108 مسلم ہاؤسنگ پروجیکٹ ڈرگ کالونی نمبر 3 کراچی گواہ شد نمبر 1 کرامت حسین مختار اورنگی ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 2 ارفاق احمد عقب تھانہ گارڈن کراچی نمبر 3۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32487 میں اختر بیگم زوجہ بشیر احمد قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی جسوکی ضلع گجرات حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-11-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین برقبہ 7 کنال واقع موضع گولیکی ضلع گجرات مالیتی 50000/- روپے۔2۔ زیورات طلائی وزنی 3 تولہ مالیتی 15000/- روپے۔3۔ حق مہر وصول شدہ ساڑھے بتیس روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ اختر بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب جسوکی حال کراچی گواہ شد نمبر 1 کرامت حسین مختار اورگرو کالونی کراچی گواہ شد نمبر 2 محمد عاصم گرین ٹاؤن کراچی۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32488 میں محمد سلیم ولد کاکا خان صاحب قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت 1989ء ساکن درہ شیر خان آزاد کشمیر حال سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-8-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع چکری روڈ موضع جہان ضلع راولپنڈی مالیتی 33500/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 8050/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد سلیم E-3 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 میر عبدالرشید تبسم وصیت نمبر 17714 گواہ شد نمبر 2 میاں محمد عاشق وصیت نمبر 7696۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32489 میں نمود سحر بنت چوہدری محمد اقبال قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک لالہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-7-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک جوڑی طلائی بالیاں وزنی 4 ماشہ مالیتی 2600/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نمود سحر مکان نمبر 9 گلی نمبر 5 شاہ خالد کالونی چک لالہ راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 نعیم خالد۔ شاہ خالد کالونی چک لالہ راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد مجاہد۔ شاہ خالد کالونی چک لالہ راولپنڈی۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32490 میں حافظ اللہ یار ولد مہر تراج صاحب قوم بھروانہ پیشہ زمیندارہ عمر 71 سال بیعت 1954ء ساکن چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-9-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین برقبہ 53 کنال مالیتی۔/ چار لاکھ پچاسی ہزار۔ اس وقت مجھے مبلغ 475/- روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ اللہ یار چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 عبدالخالق ولد مہر احمد خان چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 2 محمد داؤد ظفر مربی سلسلہ چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32491 میں نوید احمد سندھو ولد حمید احمد سندھو قوم سندھو پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C-22 پیپلز کالونی اٹک شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-8-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نوید احمد سندھو C-22 پیپلز کالونی اٹک شہر گواہ شد نمبر 1 عطاء الرب چیمہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 27106 گواہ شد نمبر 2 ایم ایم عاطر دارالسلام کالونی اٹک شہر۔

مسل نمبر 32492 میں سعدیہ ظفر زوجہ ظفر بشیر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-9-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم 100000/- روپے۔2۔ زیورات طلائی 20 تولہ مالیتی 100000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سعدیہ ظفر 501 پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر بشیر احمد پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 ظفر بشیر پیپلز کالونی نمبر 2

بقیہ صفحہ 5

نیز فرمایا: "(سادہ زندگی کے بغیر) جماعت میں قربانی کا مادہ کسی صورت میں پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔" (مطالبات صفحہ 25)

پس نئی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حالات میں تغیر اشد ضروری ہے۔ فرمایا: "اگر ایک مکان بنانے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں...... تو وہ قوم جس کے ذمہ ساری دنیا کی روحانی فتح ہے اور جس نے دنیا کو بدل کر ایک نئے رنگ میں ڈھالنا ہے اس کے لئے اپنے حالات میں کتنے بڑے تغیر اور کتنی عظیم الشان تبدیلی کی ضرورت ہے۔" (مطالبات ص 73)

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کردو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

(پانچ ہزاری مجاہدین صفحہ نمبر 7)

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم عبدالحبیب بھٹی صاحب ابن مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے نکاح کا اعلان عزیزہ لبنٰی رشید بٹ صاحبہ بنت مکرم رشید احمد بٹ صاحب دارالیمن شرقی ربوہ مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نے 14۔ جنوری 2000ء قبل از نماز جمعتہ المبارک بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ مورخہ 22۔ جنوری 2000ء کو لاہور میں عزیزہ لبنٰی رشید بٹ صاحبہ کی رخصتی ہوئی۔ اور مورخہ 23۔ جنوری 2000ء کو دعوت ولیمہ حسب قانون ہوا۔ مکرم عبدالحبیب بھٹی صاحب مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب مرحوم مشیر انکم ٹیکس کا پوتا ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتے کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مورخہ 5۔ دسمبر 1999ء عزیزہ عطیتہ الحلیم صاحبہ بنت مکرم رانا بشارت الرحمٰن صاحب مرحوم (سابق اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بینک آف پاکستان) باب الابواب ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم طاہر احمد خان (انجینئر) ابن مکرم بشیر احمد خان صاحب حال مقیم کینیڈا کے ساتھ بحق مہر۔/15000 کینیڈین ڈالر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعد نماز عصر بیت مبارک میں پڑھا۔

مکرم طاہر احمد خان مکرم حسن محمد خان صاحب سابق نائب وکیل التبشیر کے بھتیجے ہیں۔ اوران کی والدہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس (خالد احمدیت) کی بھانجی ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

نکاح

○ مکرم عبدالاعلیٰ خان طاہر صاحب ابن مکرم عبدالوسع خان صاحب ساکن کینیڈا کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ خالدہ ریحانہ بنت میرزا محمد انور امتیاز صاحب سیالکوٹ مورخہ 31-12-1999 کو مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ و ضلع سیالکوٹ نے بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے پر پڑھا۔

عزیزہ خالدہ ریحانہ مکرم میرزا محمد حیات صاحب مرحوم شفاخانہ رفیق حیات ربوہ/سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم محمد احمد قمر سنوری صاحب حال سیالکوٹ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

○ مکرم مقبول احمد صاحب حال مقیم بیلجیئم ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بھڈال ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ محترمہ عظمٰی سیف صاحبہ بنت مکرم سیف اللہ صاحب 2-F/14 واہ کینٹ کے ساتھ مورخہ 5-12-99 کو مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ نے بیت الحمد واہ کینٹ میں مبلغ ۔/BF 40000 حق مہر پر پڑھا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت و رحمت ہو۔ آمین

○ عزیزہ عائشہ حنا صاحبہ بنت محترم قریشی نورالحق تنویر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم کامران رشید صاحب ابن محترم چوہدری رشید احمد صاحب آف لندن اینٹاریو کینیڈا مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر مہر پر مورخہ 23-1-2000 کو بعد نماز عصر محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے بیت المبارک میں پڑھا۔ عزیزہ عائشہ حنا محترم قریشی سراج الحق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (بیعت 1894ء) سابق امیر جماعت احمدیہ پٹیالہ کی پوتی اور محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کی نواسی ہے۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر پہلو سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم مرزا فاروق احمد صاحب پشاور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 4۔ دسمبر 1999ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔

بچی کا نام حضور ایدہ اللہ نے "فائزہ فاروق" عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر۔ سعادت مند خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم عمر فاروق صاحب سرور روڈ لاہور چھاؤنی سے لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بشریٰ فاروق صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فاروق احمد صاحب کے گردہ کا آپریشن فروری کے پہلے ہفتہ میں نیویارک امریکہ میں ہو رہا ہے۔ ایک تشویشناک بیماری کے باعث ایک گردہ ناکارہ ہوگیا ہے جسے آپریشن کے ذریعہ نکالنا ہے۔

احباب جماعت سے آپریشن کے کامیاب ہونے اور مکمل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور شفائے کاملہ عطاء کرے۔ آمین۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ نے روسی جہاز یرغمال بنالیا

عراق سے تیل کی سمگلنگ کے شبے میں امریکہ نے روسی جہاز کو یرغمال بنالیا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کو اطلاع ملی تھی کہ روس کے دو بحری جہاز عراق سے غیر قانونی طور پر تیل برآمد کر رہے ہیں۔ امریکی نیوی نے فوری کارروائی کرکے جہاز کو گھیرے میں لے لیا۔ جہاز سے تیل کے نمونے حاصل کرکے تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ امریکی محکمہ دفاع کو یقین ہے کہ یہ تیل عراق سے ہی لایا جارہا تھا۔

انڈونیشیا جرنیلوں کا استعفے دینے سے انکار

انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمان واحد اور فوج کے سابق سربراہ اور موجودہ وزیر جنرل وارنٹو کے درمیان براہ راست محاذ آرائی شروع ہوگئی ہے۔ صدر نے جرنیلوں سے استعفے طلب کئے ہیں مگر جرنیل انکار کررہے ہیں جرنیلوں نے مشرقی تیمور میں فسادات کے بارے میں انسانی حقوق کمیشن کی رپورٹ کو مفروضوں پر مبنی قرار دیا ہے یاد رہے کہ اس کمیشن نے جنرل وارنتو سمیت چھ دیگر جرنیلوں کو مشرقی تیمور میں تشدد کا ذمہ دار قرار دیا۔ فوجیوں نے نہ صرف لوگوں کو قتل کیا بلکہ عورتوں پر مجرمانہ حملے کئے۔ جس کی وجہ سے لاکھوں افراد کو مشرقی تیمور سے بھاگ کر مغربی تیمور میں پناہ لیناپڑی۔

آسٹریا میں ڈرامائی صورت حال

آسٹریا میں آجکل سیاسی سطح پر ڈرامائی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ جن دو بڑی پارٹیوں نے الیکشن جیتا ہے ان دونوں جماعتوں کے سربراہوں کو ملک کے چانسلر حکومتی عہدوں کے لئے نااہل قرار دے چکے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک امیدوار نے نازیوں کی حمایت کی تھی اور اس وجہ سے اسرائیل اور یورپین یونین کے ملکوں نے جوابی کارروائی کی دھمکی دی تھی۔ دائیں بازو کی فریڈم پارٹی کے خلاف یورپ بھر میں مذمتی بیانات کا سلسلہ جاری ہے اس میں اسرائیل پیش پیش ہے۔

مالوکو میں فسادات 5 ہلاک 13 زخمی

انڈونیشیا کے جزیرے مالوکو میں فسادات کے دوران 5-افراد ہلاک اور 13 زخمی ہوگئے ایک اور جزیرے آچے میں پولیس نے علیحدگی پسند رہنما کو ہلاک کردیا پولیس کے سربراہ کرنل سیفی نے کہا ہے کہ گوریلا کمانڈر مختار میلن سیکیورٹی فورسز پر حملوں ڈکیتیوں اور بلیک میلنگ میں ملوث تھا۔ اور پولیس کو سب سے زیادہ مطلوب تھا۔ مالوکو میں فسادات کے دوران درجنوں گھر بھی نذر آتش کردیئے گئے۔ فوج نے علاقے میں کارروائی کرکے متعدد افراد گرفتار کرلئے۔

فلسطین اور اسرائیل مذاکرات میں تعطل

فلسطین اور اسرائیل کے درمیان جاری مذاکرات میں تعطل پیدا ہوگیا ہے۔ دونوں کے درمیان تعطل دور کرنے کیلئے امریکی نمائندے نے عرفات اور بارک سے ملاقات کی۔ مشرقی وسطیٰ میں امن کا عمل تیز کرنے کے لئے ڈینس راس نے پہلے بارک سے اور بعد میں عرفات سے ملاقات کی۔ راس نے کہا ہے کہ امریکہ کی کوشش ہے کہ اسرائیل اور فلسطین کے مابین متنازعہ امور وسط فروری تک طے ہو جائیں۔ تاہم مبصرین کے خیال میں ایسا ہونا ممکن نظر نہیں آرہا۔

شمالی کوریا کی دھمکی

شمالی کوریا نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے وعدے پورے نہ کئے تو ایٹمی پروگرام دوبارہ شروع کردیں گے شمالی کوریا کو توانائی کے شعبے میں شدید بحران کا سامنا ہے۔ شمالی کوریا نے امریکہ کی جانب سے توانائی کی پیداوار میں تعاون کے وعدے پر ایٹمی پاور پلانٹ بند کئے تھے۔ شمالی کوریا کے نائب وزیر اعظم نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ امریکہ جاپان اور جنوبی کوریا نے ایٹمی پاور پلانٹ بند کرنے کے لئے 5 لاکھ ٹن ایندھن سالانہ فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

امریکہ معاہدے کی خلاف ورزی کررہا ہے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ امریکہ اینٹی بیلسٹک میزائل معاہدے کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ بیلسٹک میزائل شیلڈ پروگرام شروع کرنے پر دنیا بھر میں میزائل ریس شروع ہو جائے گی۔ ایٹمی اسلحہ پر پابندی کے بڑے چیمپئن امریکہ کی جانب سے سی ٹی بی ٹی کی توثیق سے انکار سے جوہری ہتھیاروں میں اضافہ ہوگا۔

بنگلہ دیش میں دوسرے روز بھی ہڑتال

بنگلہ دیش میں دوسرے روز بھی ہڑتال ہوئی اور دھماکے ہوتے رہے۔ جس سے متعدد افراد زخمی ہوئے۔ زیادہ تر افراد بم دھماکوں میں زخمی ہوئے۔ حزب اختلاف نے دو روزہ ہڑتالوں کے اختتام پر سیکیورٹی ایکٹ کے خلاف نئے احتجاجی منصوبے کا اعلان کیا۔ ڈھاکہ میں بی این پی کے دفاتر سے بم بنانے کے آلات برآمد ہوگئے۔ بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہمارے دفتر میں دھماکے حکومت کی گھٹیا حرکت ہے۔

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 4 فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت ؟؟ درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ؟؟ درجے سنٹی گریڈ
سوموار 7 فروری۔ غروب آفتاب۔ 5-22
منگل 8 فروری۔ طلوع فجر۔ 5-41
منگل 8 فروری۔ طلوع آفتاب۔ 7-07

کھوٹی رٹہ پر میزائلوں سے حملہ

بھارت نے گزشتہ روز صبح کھوٹی رٹہ پر میزائلوں سے حملہ کیا۔ ایک میزائل ہائی سکول اور لاری اڈے کے درمیان اور دوسرا محکمہ لوکل گورنمنٹ کے دفتر کے پاس گرا۔ خوفناک دھماکوں سے شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ خوش قسمتی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ دھماکوں سے ڈر کر سکول کے بچوں نے چیخ و پکار شروع کر دی۔ تمام سکول فوری طور پر بند کر دیئے گئے۔ شہری متوقع حملوں سے بچنے کیلئے گھروں میں گھس گئے۔ پاک فوج نے جوابی گولہ باری کی۔

بغیر میرٹ تقرریوں سے کامیابی ممکن نہیں

لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس راشد عزیز نے کہا ہے کہ بغیر میرٹ تقرریوں سے عدالتی نظام کامیاب نہیں ہو سکتا۔ عدلیہ مسلسل ان وجوہات کا تعین کر رہی ہے جو مسائل کا باعث بنتی ہیں۔ ماتحت عدلیہ میں مزید آسامیوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ باتیں الوداعی فل کورٹ ریفرنس سے خطاب میں کہیں۔

خود امریکہ کو نقصان ہوگا

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ امریکہ کے صدر بل کلنٹن کے نہ آنے سے خود امریکہ کو نقصان ہوگا۔ دو گھنٹے کے لئے ان کی آمد ہمیں پسند نہیں ان کو ضرور آنا چاہئے۔ روس کے خلاف جنگ میں ہم اچھے لگتے تھے اب کیوں برے لگنے لگے ہیں۔ دہشت گردی عسکریت پسندی اور جدوجہد آزادی میں فرق کرنا چاہئے۔ کشمیر میں ظلم ہوگا تو پاکستان سے مدد ہوگی۔ یہ غلط ہے کہ فوج کا احتساب نہیں ہو رہا۔ کسی جرنیل نے رقم ہڑپ کی ہے تو وصول کر کے رہیں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ 8 مارچ کو چیف ایگزیکٹو عورتوں کے لئے پیکیج کا اعلان کریں گے۔

مسئلہ کشمیر کا حل لے کر آ رہے ہیں

کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین میر واعظ عمر فاروق نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن مسئلہ کشمیر کا حل لے کر آ رہے ہیں۔ اس تجویز پر بھارتی رہنماؤں سے مشورہ ہوگا۔ امریکہ پاک بھارت ایٹمی جنگ روکنے کے لئے مسئلے کا جلد حل چاہتا ہے۔ صدر کلنٹن مقبوضہ کشمیر میں بھی آئیں۔ امید ہے ان کے دورے سے مسئلے کے حل کی طرف پیش رفت ہوگی۔

صبر کریں کسی کو نہیں چھوڑا جائے گا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ صبر کریں۔ کسی کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ جمہوریت کی بحالی کے لئے عالمی دباؤ مسترد کر دیا ہے۔ نظام کی مکمل تبدیلی تک کسی قسم کا ٹائم ٹیبل نہیں دیا جائے گا۔ برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر اور روسی صدر کے خطوط میں تعاون کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ پہلے جتنے مارشل لاء لگے تھے ان کا مقصد کسی قسم کی مثبت تبدیلی لانا نہ تھا۔ اب ایسا نظام لائیں گے کہ کرپٹ عوامی نمائندوں کو ان کے عہدے کی مدت پوری ہونے سے قبل ہٹایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ سرمایہ کاری کے لئے "ون ہاؤس آپریشن" شروع کریں گے۔

چیف ایگزیکٹو کی ترجیحات

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ ضلع کی سطح تک اختیارات کی تقسیم، شفاف اور غیر جانبدارانہ احتساب ہر شخص کی دہلیز تک انصاف، اور غریبوں کا معیار زندگی بلند کرنا حکومت کی ترجیحات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں پاکستان کی 70 فیصد غریب آبادی کی حالت بہتر بنانا چاہتا ہوں۔ اور انہیں اوپر لانا چاہتا ہوں۔ اس مقصد کے لئے اس سال ہر ضلع کو اوسطاً 15 کروڑ دیئے گئے ہیں۔ اس رقم کا استعمال آرمی مانیٹرنگ ٹیموں کی نگرانی میں ہوگا۔

ایس پی، ایس ایچ او عوام کے ماتحت

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ ضلع کی حکومتوں کو اس طرح بااختیار بنایا جائے گا کہ ایس پی اور ایس ایچ او عوامی نمائندوں کے ماتحت ہونگے۔ ضلع اپنی آمدنی خود حاصل کرے گا اور اس کو خود خرچ کرنے کا مجاز ہوگا۔ جو غریب اضلاع ہونگے ان کو دوسرے اضلاع سے امداد دی جائے گی۔

پائلٹ کی گواہی

طیارہ سازش کیس میں طیارے کے پائلٹ کیپٹن ثروت نے استغاثے کی طرف سے گواہی دی انہوں نے کہا کہ چھ بجکر 55 منٹ پر کنٹرول ٹاور نے بتایا کہ پاکستان میں کہیں بھی اترنے کی اجازت نہیں۔ طیارہ اپنے رسک پر ملک سے باہر لے جائیں۔ یہ غلط ہے کہ جنرل مشرف کے کہنے پر کنٹرول ٹاور کا حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

بھارت 6 روزہ جنگ کر سکتا ہے

سابق سیکرٹری دفاع نیاز اے نائیک نے کہا ہے کہ بھارت کی طرف سے اچانک حملے کی تیاریاں مکمل ہیں۔ بھارت 6 روز کی محدود جنگ کر سکتا ہے۔ ہمارے پاس امریکہ کے متبادل موجود ہیں۔ چین کی طرف جاسکتے ہیں۔ روس بھی ہے۔ یوکرائن سے تعلقات بڑھا رہے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی آسامی

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی آسامی خالی ہے۔ ایسی خواتین جو کوالیفائیڈ ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتی ہوں اپنی درخواستیں مع اسناد اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ کے ہمراہ مورخہ 19۔ فروری 2000 تک بنام ایڈمنسٹریٹر ارسال کر دیں۔ کم از کم 6 ماہ کا ہاؤس جاب کیا ہو اور عمر 30 سال سے کم ہو۔ گائنی میں تجربہ کو فوقیت دی جائے گی۔

درخواستیں امیر صاحب حلقہ / صدر محلہ کی سفارش سے آنی چاہئیں۔ ان کو گریڈ 6900-258-3804 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار۔

N.P.A مبلغ۔/500 روپے ماہوار اور گرانی الاؤنس مبلغ ۔/1000 روپے ماہوار ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

سندھی بیڈ شیٹ و رلی
کامدار سندھی گلوں کے علاوہ کاٹن کے ان سلے کام والے سوٹ نیز امپورٹڈ ریشمی ان سلے سوٹ اب پہلے سے بھی بہترین کوالٹی اور رنگ جو آئیں آپ کو پسند
اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی ربوہ حلقہ قمر ملحقہ کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب فون 212866

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ 04524-213160

ربوہ آئی کلینک
سفید موتیا کا جدید ترین طریقہ علاج الٹرا ساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں۔
الٹرا ساؤنڈ یا (PHAKO) کی مدد سے سفید موتیا کا اپریشن بغیر کسی بڑے چیرے اور بغیر ٹانکوں کے ہو جاتا ہے اور مریض ایک یا دو دن میں اپنے روٹین کے کام پھر سے شروع کر سکتا ہے اور فوری سفر کر سکتا ہے۔
جدید ترین فولڈنگ امپلانٹ (FOLDING IMPLANT) کی سہولت میسر ہے
کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر خالد تسلیم
ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یو کے
دارالصدر غربی ربوہ - فون 04524-211707

CPL No. 61